سوال

(60) مسجد کے متنازع صحن کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد قدیم کہنہ بوسیدہ قناطی موقوعہ محلہ بلواگھاٹ من محلات چنار گڑھ تھی اندر حدود ارض مسجد مذکور پورب جانب ایک حجرہ خام بنوا کر شیخ اکبر عرف حاجی بنیس نے بود وباش اختیار کرکے ہر طرح سے آباد کیا اور اشخاص اہل اسلام سنت وجماعت نماز پنج گانہ ادا کرنے لگے ۔ بعد کئی سال بوجہ بارش وطغیانی دریا حجرہ وغیرہ ودیوار احاطہ مسجد گر گیا، چونکہ حاجی موصوف آدمی صد سالہ عابد پابند صوم وصلاۃ بہمہ صفت متقی پرہیزگار تھے ۔ کمر بستہ ہمت کار خیر دارین سمجھ کر از سر نو چھت وحجرہ وچہار دیواری وغیرہ برجائے قدیم اندر حدود ارض مسجد مسلمانوں سے چندہ تحصیل کرکے پختہ عرصہ چار برس کا تیار کرایا ۔ چار برس تک کوئی شخص مزاحم نہ ہوا۔ چونکہ مسجد کی جانب دکھن کسی قدر زمین ایک شخص سنت جماعت کی ہے، جو بہت بڑے متدین اور سادات سے ہیں اور اپنی حکومت کے زمانے میں بہت ہی ذہانت سے کام کرتے رہے یہاں تک کہ سود کی ڈگری بھی کرنا روا نہیں رکھتے تھے انھوں نے اپنی بیٹی کا عقد ایک شخص خلاف مذہب جس کا بیان کافی کتاب الروضہ کے صفحہ (16) میں مرقوم ہے کردیا، اس کی تاثیر صحبت سے اس قدر اثر ہوا کہ لوگوں کی اراضیات بھی، یعنی کھیت بھوگ بندھک لکھا ہے ۔

ماور اس کے ان کے داماد صاحب نے بوجہ تعصب ونکالنے بغض قلبی سنیوں سے کیا، شگوفہ کہ زمین حجرہ وصحن مسجد ہمارے خسر کی ہے لوگوں سے کہنے لگا کہ حاجی پر جوٹ سالانہ اسٹامپ لکھ دے اور سال بسال ادا کیا کرے ورنہ زمین صحن وزمین حجرہ گروا کر لے لوں گا حتی کہ حاجی سے نوبت گفت وشنود کی آئی ۔ حاجی نے کہا کہ خدا خانہ ہے میرا گھر نہیں ہے، دوسرے نہ تمہاری زمین ونہ خسر کی تمہاری زمین کہتے کیا ہو ۔ بالفرض اگر زمین آپ کی تھی تو وقت بننے کے دو روپیہ چندہ اور پتھر وغیرہ سے مدد دیا تو گویا ان کی رضامندی سے حجرہ اور چہار دیواری وغیرہ بنوائی گئی، پھر اب دعویٰ آپ کا لغو ہے ۔ اس بات پر ان کے خسر صاحب جو اپنے کو سنت جماعت کہتے ہیں اپنے داماد کی تائید وحمایت کرکے صحن مسجد وحجرہ گرا کر زمین لینے کا دعویٰ عدالت دیوانی میں کردیا ہے ۔ باوجود اس کے کہ ان کی بیٹی کا انتقال بھی عرصہ پانچ چھ برس کا ہوا ہوگیا مگر وہ اس کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں اور ہر ایک امر میں اس کا کہنا مقدم اور نیک جانتے ہیں ۔ ایسی حالت میں شہر کے مسلمانوں کو چندہ دینا ومدد کرنا حجرہ وصحن بچانے کے واسطے واجب ہے یا نہیں اور وہ شخص شرع شریف کے بموجب ظالم ٹھہرے گا یا نہیں اور نکاح ان کی لڑکی مومنہ صالحہ کا ساتھ فاسق وقاسط کے موافق فتاویٰ مذہب اہل سنت وجماعت کے شرعا درست ہوا یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب صحن متنازع فیہ اندر حدود اراضی مسجد واقع ہے تو وہ بھی شمول مسجد داخل وقف ہے ۔ جس میں کسی شخص کو ملکیت کا حق حاصل نہیں ہے اور جملہ مسلمانان کا حق اس میں یکساں اور برابر ہے ۔ حجرہ بھی جب مسلمانوں ک چندہ ورضامندی سے اندر حدود اراضی مسجد کے تعمیر ہوا ہے تو حجرے میں بھی ان تمام مسلمانوں کا حق ثابت ہے تو اب بلا رضامندی جو

تخص مسجد مذکور کی نسبت ملکیت کا دعویٰ کرے۔ یا حجرہ مذکورہ کو بلا رضا مندی ان تمام مسلمانوں کے گرائے یا گرانے کی کوشش کرے وہ تخص شرع شریف کی رو سے بے شبہہ ظالم ہے اس شخص کے مقابلے میں صحن و حجرہ کے بچانے کے واسطے مسلمانوں کو چندہ دینا اور مدد کرنا واجب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری (550/2چھاپہ ہو گلی) میں لکھا ہے :

"رَجُلٌ أَعْطٰی دِرہَمًا فی عِمَارَةِ الْمَسْجِدِ اَو نَفَقَةِ الْمَسْجِدِ اَو مَصَالِحِ الْمَسْجِدِ صَحَّ لِأَنَّہُ وَاِنْ کَانَ لَایُمْکِنُ تَصْحِیحُہُ تَمْلِیکًا بِالْھِبَةِ لِلْمَسْجِدِ فَاِثْبَاتُ الْمِلْکِ لِلْمَسْجِدِ علی ہذا الْوَجْہِ صَحِیحٌ فَیَتِمُّ بِالْقَبْضِ کَذَا فی الْوَاقِعَاتِ الْحُسَامِیَّةِ"

’’ایک شخص نے مسجد کی تعمیر یا مسجد کے اخراجات یا مسجد کی ضرورت اور فائدے کے لیے ایک درہم دیا تو وہ درست ہے کیوں کہ اگرچہ مسجد کو ہبہ کر کے اس کی ملکیت قرار دینا درست نہیں لیکن اس طریقے سے مسجد کی ملکیت ثابت کرنا درست ہے چنانچہ وہ قبضے میں لے کر پوری ہو جاتی ہے۔‘‘

"والفناء تبع المسجد فیکون حکمہ حکم المسجد کذا فی محیط السرخسی"

صحن مسجد کے تابع ہے۔ چنانچہ اس کا حکم بھی مسجد ہی کا حکم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:125

محدث فتویٰ